

موبائل فون سے متعلق اہم مسائل

موبائل پر ہیلو (HELLO) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو (Hello) کے معنی کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنی ”سنو“ ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام۔ (ترمذی شریف: ج ۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور وغل ہوگا جو کہ ممنوع و مکروہ ہے، ابو داؤد کے جاثیہ میں ”باب کراہیۃ الشاد الضبالۃ“ کے تحت عبارت ہے ”و یلحق بہ مافی معناه من البیع والشراء والاجارۃ ونحوها من العقود کراہیۃ رفع الصوت فی المسجد“ کراہیۃ رفع الصوت فی المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شور وغل مکروہ و ممنوع قرار پائے گا۔ (ابو داؤد شریف: ج ۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لا یرفع فیہ الصوت من غیر ذکر اللہ۔ (الفتاویٰ الہندیہ: ج ۵/ص ۳۲۱)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ کا لوڈ کرنا: موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع و حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ”ومن الناس من یشتري لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغير علم“ (سورۃ لقمان: الآیۃ: ۶) جاء فی التفسیر ان المراد بہ الفناء سماع غناء فہو حرام باجماع العلماء واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام۔ (رد المحتار: ج ۹/ص ۵۶۶)

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات و کلمات اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی: موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں اجتہاد و امتہان، یعنی تحقیر و تذلیل لازم آتی ہے اسلئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے ”الامور بمقاصدھا“۔ ”نباہ والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳“۔

(الاشباه والنظائر: ج ١/ص ١١٦)

ہے جیسے آئے سامنے گفتگو کرنا، اس لئے یہ ناجائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبۃ إلا عجزاً، ویجوز الکلام

وفي الحديث دليل انه لا بأس بأن يتكلم مع النساء بما لا يحتاج اليه وليس هذا من الخوض فيما

دورانِ نماز موبائل بند کرتا: ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل

کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (درمختار)۔

اگر دوران نماز موبائل بجتا شروع ہوا اور اسے عملِ قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند

کروے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو زکر بند کرنا مباح ہونا چاہیے اسلئے کہ جب جسمانی

تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع و خضوع میں خلل اور مسجد

کی بے ادبی و بے حرمتی میں بدرجہ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفع ضرر پر مقدم ہے، تاکہ

دیگر مصلیوں کے خشوع و خضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے

جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کر لے۔

عن ابي هريرة قال: أ مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين في الصلوة الحية

والعقرب. (ترمذی شریف: ج ۱/ ۸۹)

”وبإباح قطعها لنحو قتل حية ونذّ دابة وفور قدر“ در مختار. (ردالمحتار: ج ٢/ص ٢٢٥).

موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا: موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے

کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے۔

بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، ”مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَا لَا يَحِلُّ بِهِ“ (جمع الجوامع: ج ۶/ ص ۳۹۳)۔

قال الشامي: كل لعب وعيث حرام. (ردالمحتار: ج ٩/ ص ٥٢٦)

ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسج یا فلم یا گانے بھیجنا:

کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی casalibrary.org/aid.com پر بھیجی، سی طرح ایک موبائل سے

دوسرے موبائل میں قلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”ان اشد الناس عذاباً عند الله المصورون“ (بخاری شریف: ج ۲/ص ۸۸۰)

وعن ابن عباسؓ. قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة تمثال، والمصورون يعذبون يوم القيامة في النار يقول لهم الرحمن قوموا الى ما صورتم، فلا يزالون يعذبون حتى تنطق الصور ولا تنطق. (مجمع الزوائد: ج ۵/ص ۲۲۶)

وقال تعالى: ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم (سورة لقمان، الآية: ۶)

وجاء في التفسير أن المراد الغناء. (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۰۲).

قال الحصكفيؒ: وفي المعراج: ودلت المسئلة أن الملهي كلها حرام. قال ابن مسعودؓ صوت اللهو والغناء يبث النفاق في القلب كما يبث الماء النبات. ”درمختار“ (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۰۲)

قال الشاميؒ. المحاصل أنه لا رخصة في السماع في زماننا. (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۰۳).

غلط ریچارج پر بحث مطالبہ کا حاصل ہوتا: اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا، لیکن غلط نمبر ڈائل کرنے کی وجہ سے، کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہو گیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہو گیا، اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا، اور شخص آخر کیلئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ.

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم. لا یحل لامریء من مال اخیه بشئ الا بطیب نفس منه. (جمع الجوامع: ج ۹/ص ۷۰).

موبائل کسی کی تصویر فیڈ کرنا: موبائل میں کسی شخص کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”ان اشد الناس عذاباً عند الله المصورون“ (بخاری شریف: ج ۲/ص ۸۸۰)۔

لا تمثال انسان أو طیر ”درمختار“ لحرمة تصویر ذی الروح. (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۱۹).

خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا: بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں، اور خریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اور خرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے، اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ’من غشنا فلیس منا ومن رمانا بالنبل

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو پوری قیمت خرید پر رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے، لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے کچھ قیمت واپس لے لے۔

عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرۃ من طعام فادخل یدہ فیہا فنالت اصابعہ بللا۔ فقال: یا صاحب الطعام ما هذا؟ قال: اصابتہ السماء یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس ثم قال من غش فلیس منا۔ حدیث حسن صحیح، (جامع الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۵)

ذکر فی الفتح أن البیع ذا غرر قولی یجب فسخہ لقضاء، وذا غرر فعلى یجب فسخہ دیانۃ۔ وکل بیع مکروہ تحریمًا یجب فسخہ دیانۃ۔ (العرف الشذی علی هامش الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۷)

”عن ابی ہریرۃؓ قال: لہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر۔ (ترمذی شریف: ج ۱/ص ۲۳۲)

”من وجد بمشریہ ما ینقص الثمن عند التجار أخذہ بكل الثمن أوردہ (رد المحتار: ج ۷/ص ۱۶۹، ۱۷۰)

کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے: کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا فلفط استعمال ناجائز ہے، علماء، ائمہ، و مقتدیان کرام کیلئے تہمت سے بچنے کیلئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے، سادہ موبائل استعمال کریں۔ کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے ”اتقوا مواضع التہم“ اور صاحب الاشیاء والنظار فرماتے ہیں۔ ”الأمور بمقاصدھا“۔ (الاشیاء والنظار: ج ۱/ص ۱۱۳)۔

طلباء مدارس کیلئے موبائل کا استعمال اور اس کا حکم: فرائض خمسہ: کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف ہے، اسی طرح علم حلال و حرام، اور علم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کو ایسے ہی کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو، خرید و فروخت، نکاح و طلاق کا علم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جو ان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے، ان الفاظ و کلمات کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کی تحصیل میں مشغول ہیں، اس لئے ہر ایسا کام جو اگرچہ مباح ہو مگر ہمارے اس مقصد عظیم میں خلل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلا ضرورت موبائل کا استعمال، بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا، اور رات دیر گئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جو فرائض و واجبات کی ادائیگی میں خلل ہو یا دین میں کسی خرابی کا ذریعہ بنے، فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں، مثلاً:

(۱) عام حالات میں خرید و فروخت کا مقصد ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ

یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں نفل ہے۔

(۲) کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کیساتھ مشابہت ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳) خالق کی خلقت و صنعت کو دیکھنا اور اس میں غور و فکر کرنا اگرچہ مباح ہے مگر جب غیر محرم سامنے ہو تو نظر کو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امر ممنوع کے ارتکاب کا ذریعہ ہے۔

لقوله تعالى: فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين. إلخ (سورة التوبة: الآية: ۱۲۲) ولقوله عليه السلام: طلب العلم فريضة على كل مسلم. (سنن الكبرى للبيهقي: ۲/۲۵۶، مكتبة دار الكتب العلمية بيروت، مشكاة المصابيح: ص ۳۴)

وفى تبیین المحارم: لا شک فی فرضیة علم الفرائض الخمس، وعلم الإخلاص، لأن صحة العمل موقوفة عليه، وعلم الحلال والحرام، وعلم الرياء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالرياء، وعلم الحسد والعجب، إذ هما ياكلان العمل كما تاكل النار الحطب، وعلم البيع والشراء والنكاح والطلاق لمن أراد الدخول في هذه الأشياء. (رد المحتار: ۱/۱۲۶، مقدمه، مطلب فی فرض الكفاية وفرض العين، دار الكتب العلمية بيروت)

وبقاعدة فقهية: ان الوسيلة أو الذريعة تكون محرمة اذا كان المقصد محرما وتكون واجبة اذا كان المقصد واجبا. (المقاصد الشرعية للخادمي: ص ۴۶)

وأيضا: بقاعدة فقهية: وسيلة المقصود تابعة للمقصد وكلاهما مقصود. (اعلام الموقعين: ۳/۱۷۵)

انٹرنیٹ کا استعمال: انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہو گئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین و اسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کر سکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید و رسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کر سکتا ہے، اسی طرح تعصب و عناد، اختلاف و انتشار اور بد اخلاقی وغیرہ کی بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دعوت و بجا سکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف و انتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کیلئے ہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کیلئے ہے تو اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ ایسے کہ فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے۔ ”الأمور بمقاصدها“ (الأشياء والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

انٹرنیٹ پروگرامز کا شرعی حکم: انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے "Msn Messenger "Ridiffbol"، "YahooMassenger"، وغیرہ ،

یہ پروگرامز ای، میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کیلئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ - (Internetchating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friendship" اور عشق محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول اللہ ﷺ قال: لعن الله الناظر والمنظور اليه. (مشکوٰۃ شریف: ص ۲۷۰).

ولا يكلم الأجنبية إلا عجزاً، (ردالمحتار: ج ۹/ ص ۵۳۰)

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن و مستحب لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہر وہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترک واجب کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تحریمی، اور جو ترک سنن و مستحب کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقوله تعالى: ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم (سورة الانعام: الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت . (سورة البقرة: آیت ۶۵)

ولقوله عليه السلام: قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فباعوها واكلوا الثمنانها.

(بخاری شریف: ج ۱ / ص ۳۸۳)

فلم مهم لكونهم تذرعوا للصيد يوم السبت المحرم عليهم بحبس الصيد يوم الجمعة وباجماع

الامة على جواز البيع والسلف مفترقين ، وتحريمهما مجتمعين لذريعة الربا، فإنها تدل على

اعتبار الشرع سد الذرائع في الجملة وهذا مجتمع عليه . (الفروق للامام القرافي: ج ۳/ ص ۳۰۶)

انٹرنیٹ کے ذریعہ رازدارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکم شرعی:

اگر کوئی شخص، یا ادارہ، یا کمپنی، یا حکومت، اپنے رازدارانہ معاملات کو، کوڈ ورڈ (Codeword"/Password) کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کر لے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کر کے، کوڈ ورڈ کو حاصل کرنا اور اور فائلوں میں محفوظ رازدارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اور اس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی

فرمان نبویؐ ہے، وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا، (کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو)

(مسلم شریف: ج ۲/ص ۳۱۶)

اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے، ان مالا یتیم الواجب الا به فهو واجب. (فقہ النوازل: ج ۳/ص ۲۲۵)

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکم شرعی کیا ہے:

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی، اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے، اسلئے تبلیغ دین اور اشاعت حق کے خاطر ایسی کیسٹیں، سیڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی و تربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حرف ہوں) جائز ہے، بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقولہ تعالیٰ: "خلق لكم ما فى الارض جميعا". (سورة القرة: الآية ۲۹)

وبقاعدة الفقهية: "إن الأصل فى الأشياء الإباحة حتى يدل الدليل على عدم إباحته".

(الأشياء والنظائر: ج ۱/ص ۲۵۲)

انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت: انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم، حدیث نبویؐ، عقائد اسلام، احکام

اسلام، و نظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جارہی ہے اور اسلام و اہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جارہی ہے، اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ

بعض اوقات لازم ہے۔ اور حکم خداوندی ہے: "واعوذوا لهم ما استطعتم من قوة" (سورة الأنفال: الآية ۶۰)

اور فرمان رسولؐ ہے: "جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم". (سنن ابی داؤد: ص ۳۳۹)

اور خالد بن ولید کیلئے حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول:

"حاربهم بمحل ما يحاربونك السيف بالسيف والرُمح بالرُمح". اور قاعدہ شرعیہ ہے، "ان مالا

یتیم الواجب الا به فهو واجب" کے عموم میں داخل ہے۔ (فقہ النوازل: ج ۳/ص ۲۲۵)

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ نمبر اور اس کا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع و شراء کرنا:

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی کا کریڈٹ کارڈ (Credit Card) نمبر اور اس کا پاس ورڈ (Password) حاصل

کر کے اس کے خاٹے سے خفیہ طور پر خرید و فروخت کرنا جس کا مل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شرعاً ناجائز و حرام ہے

، اور اس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ لقولہ تعالیٰ: لا تأكلوا اموالكم بينكم بالباطل

الا ان تكون تجارة عن تراضٍ منكم. (سورة النساء: الآية ۲۹)

ولقولہ علیہ السلام: کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ، و مالہ، و دمه.

(مسلم شریف: ج ۲/ص ۳۱۶) © rasailojaraid.com

(ترمذی شریف: ج ۲/ص ۱۴، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی شفقة المسلم علی المسلم،،)

وبقاعدة الفقهية: سَدُّ الذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود و كلامها مقصود

(اعلام الموقعين: ج ۳/ص ۱۷۵)

انٹرنیٹ پر خرید و فروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہو جائے، تو بیع منعقد ہو جائے گی، اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائیگا، کیونکہ اتحاد مجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہوتا ہے۔

لقوله تعالى: "أَحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا" (سورة البقرة: الآية ۲۷۵)

ولقوله عليه السلام: المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا. (سنن ابی داؤد: ج ۲/ص ۳۸۹)

وبقاعدة الفقهية: الأمور بمقاصدها. (الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

ای، میل کے ذریعے بیع و شراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای، میل (E.Mail) کے ذریعے بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیشکش کی گئی، اس ای میل (E.Mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحت بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر و کتابت کے ذریعے بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر و کتابت درست و جائز ہے۔

لأن القاعدة الفقهية: الكتاب كالخطاب. (قواعد الفقه: ص ۹۹)

فلما بلغه الكتاب ولهم ما فيه قال قبلت في المجلس إنعقد.

(فتح القدیر: ج ۶/ص ۲۳۶، الفتاویٰ الہندیہ: ج ۳/ص ۹)

انٹرنیٹ کے ذریعے عقد نکاح کا حکم شرعی: عقد نکاح بمقابلہ عقد بیع تازک ہے اور اس میں عبادت کا پہلو ہے، دو گواہ بھی شرط ہے، اسلئے براہ راست انٹرنیٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور فون پر نکاح کا ایجاب و قبول شرعاً معتبر نہیں ہوگا، ہاں اگر ان ذرائع ابلاغ پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنے موکل کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے تو نکاح درست ہوگا، بشرطیکہ گواہ موکل غائب کو جانتے ہوں یا بوقت ایجاب و قبول اس کا نام مع ولدیت لیا گیا ہو۔ امرأة وکلت رجلاً بأن یزوجها من نفسه فقال الوکیل اشهدوا انی قد تزوجت فلانة من نفسی ان لم یعرف الشهود فلانة لا یجوز النکاح ما لم یذکر اسمها واسم ابیها وجدها (خلاصة الفتاویٰ: ج ۲/ص ۱۵)

رُوی انه علیه السلام: وکل ما تزوج عمر بن ابی سلمة. (مطبوعہ: ج ۳/ص ۱۹۲)